عرفان محمود برق
نومسلم، سابق قادیانی

میرا قبولِ اسلام

میری حیاتِ مستعار میں ایک وقت ایسا بھی گزرا ہے کہ جب میں نے مرزا قادیانی کی تعریف میں ایک مضمون قلم بند کیا تھا۔ مرزا قادیانی سے میری عقیدت کیشی کسی علمی سطح یا حقیقت شناسی کی بنا پر نہ تھی بلکہ محض وراثت کی ایک اندھی تقلید تھی۔ جس نے میری نگاہوں سے تصویر کے دوسرے رُخ کو مکمل طور پر چھپا رکھا تھا۔

اِس دور میں مسلمانوں کے عوامی حلقوں سے اکثر یہ باتیں میرے کانوں سے ہوتی ہوئیں آئینہ ذہن سے جاٹکراتیں کہ مرزا قادیانی ایک بدسیرت، جھوٹا مدعی نبوت تھا۔ جس کی ساری زندگی بدکاریوں اور سیاہ کاریوں کی دلدلوں میں پھنسی ہوئی تھی لیکن ان کی گوش گزاریوں کو میں فراموشیوں کے سپرد کرنا ہی لازم سمجھتا تھا۔ کیوں کہ اِس طرح کے معترضین کے اعتراضات زیادہ بے بنیاد اور بلا دلیل ہوتے تھے اور اگر کوئی دلیل دی بھی جاتی تو اُن قادیانی کتب سے جن کے نام ہی میں پہلی دفعہ سنتا تھا۔ اس لیے یہ باتیں میری عدم توجہ کا باعث بنتیں۔ تاہم اس سے ایک بڑا فائدہ یہ ہوا کہ میں نے ایک روز انتہائی سوچ و بچار کے نگاہِ منصفانہ سے تحقیق کا دامن پکڑنے کا فیصلہ کیا اور اُن کتابوں کی تلاش شروع کر دی۔ جن سے معترضین مرزا قادیانی کی سیرتِ بد اور اُس کی تحریروں پر اعتراضات وارد کرتے تھے۔ اُن کتابوں میں مرزا قادیانی کی اپنی اور اُس کے مریدوں کی کتابیں شامل تھیں۔

آخر ایک مدت کی جاں فشانیوں اور عرق ریزیوں کے بعد چند کتابیں حاصل کرنے میں کامیاب ہو گیا۔ پھر خالی الذہن ہو کر مع سیاق و سباق اُن کتب کا مطالعہ کیا گیا تو میری حیرت کی انتہا نہ رہی کہ فی الحقیقت اُن کتب کی تحریروں سے یہی عیاں ہوتا تھا کہ مرزا قادیانی انگریز کا لے پالک اور جھوٹا مدعی نبوت تھا۔ جس کی شخصیت چالبازیوں، دھوکہ دہیوں، سیاہ کاریوں اور بہت سی منفی عادات کی گرد سے اَٹی ہوئی تھی۔ میں جیسے جیسے مبداء فیاض کی ذرہ نوازیوں کی بدولت اِن حقائق سے آگاہ ہوتا گیا' ویسے ویسے مرزا قادیانی سے میری چاہت و رغبت کے تمام بخیے اُدھڑتے چلے گئے اور آخر ایک دن کچے دھاگے کی طرح ہمیشہ کے لیے ٹوٹ گئے۔

میرے گلشنِ اسلام میں داخل ہونے کی ایک بڑی وجہ میرے وہ خواب بھی تھے۔ جو میری دینی دلچسپی کے لیے چراغِ راہ ثابت ہوئے۔ خاص طور پر ایک خواب تو مجھے اس دور میں آیا جب میں تقریباً تیرہ چودہ برس کا تھا۔ میں کیا دیکھتا ہوں کہ حبیب کبریا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے محلے میں تشریف لائے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ چند صحابہ کرامؓ بھی تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دستِ مبارک میں پھلوں کا ایک طشت اٹھائے ہوئے بعض گھروں میں پھل بانٹ رہے ہیں۔ لیکن جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری گلی میں جلوہ افروز ہوتے ہیں۔ تو پھل بانٹتے بانٹتے ایک قادیانیوں کے گھر سے پچھلے گھر کے پاس ہی رک جاتے ہیں اور آگے نہیں بڑھتے۔ میں اپنے گھر کے دروازے میں کھڑا یہ منظر دیکھ کر یک لخت پریشان ہو جاتا ہوں کہ حضور رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم آگے کیوں نہیں تشریف لا رہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی نظر رحمت سے میری طرف دیکھ کر تبسم فرما کر واپس مڑ جاتے ہیں۔ تب ساری بات میری سمجھ میں آجاتی ہے اور میری ساری پریشانی فوراً چھٹ جاتی ہے اور میں خوش ہو جاتا ہوں۔ اتنے میں میری آنکھ کھل جاتی ہے۔

دوسرا خواب میں نے اس وقت دیکھا' جب میں قادیانیت کے متعلق کافی تحقیق کر چکا تھا اور اس کو بہت حد تک

جھوٹا قرار دے چکا تھا۔اس خواب میں' میں نے دیکھا کہ ایک بہت بڑا چٹیل میدان ہے۔سورج کی گرم کرنوں سے زمین کا سینہ بہت تپ چکا ہے۔مجھ سے کچھ فاصلے پر آگ کا ایک بہت بڑا الاؤ روشن ہے جو مزید گرمی کا باعث بن رہا ہے۔اتنے میں ایک خوفناک قسم کا فرشتہ قادیانیوں کے جھوٹے نبی مرزا قادیانی کو اپنے بائیں ہاتھ میں پکڑے میری طرف آتا ہے۔اور اپنے دائیں ہاتھ سے میری بھی کلائی پکڑ کر اُس آگ کی جانب دوڑنا شروع کر دیتا ہے۔میں اُس سے اپنی کلائی چھڑانے کی بہت کوشش کرتا ہوں لیکن وہ نہیں چھوڑتا اور آگ کی طرف بھاگتا چلا جاتا ہے۔جیسے جیسے ہمارے اور اُس آگ کے درمیان فاصلہ سمٹتا جاتا ہے' ویسے ویسے گرمی کی شدت بھی بڑھتی جاتی ہے۔آخر وہ فرشتہ یک لخت مجھے چھوڑ دیتا ہے اور میں قلابازیاں کھاتا ہوا زمین پر گر جاتا ہوں۔گرنے کے فوراً بعد میں جیسے ہی سر اٹھا کر اُس فرشتے کی جانب دیکھتا ہوں تو وہ الاؤ کے بہت قریب پہنچ کر مرزا قادیانی کو اُس میں پھینک دیتا ہے۔آگ بھوکے شیر کی طرح مرزا قادیانی پر جھپٹتی ہے اور اُسے اپنے اندر گہرائی میں لے جاتی ہے۔اُس کے ساتھ ہی میرے منھ سے ایک زوردار چیخ نکلتی ہے اور میں گھبرا کر اٹھ جاتا ہوں۔میرا سارا جسم پسینے سے شرابور ہو جاتا ہے۔بیدار ہونے کے فوراً بعد میں نے بغیر کوئی لمحہ ضائع کیے قادیانیت پر مکمل لعنت بھیجی اور اسلام قبول کر لیا۔الحمدللہ۔

میرے قبولِ اسلام کے بعد مخالفت کی جو تیز و تند آندھیاں چلیں اور ایمان کو خس و خاشاک کی طرح بہالے جانے والے سیلاب آئے۔ان میں حائل اگر خدائے لم یزل کی عطا کردہ ثابت قدمی اور حضور رحمت اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی نگاہِ فیضان نہ ہوتی تو یقیناً ایسی پیش آمدہ چیرہ دستیوں سے میرا ایمان چراغِ سحری کی طرح ٹمٹمانے کے بعد کبھی کا گُل ہو چکا ہوتا۔

میرے اسلام قبول کرنے کی خبر قادیانیوں میں جنگل میں آگ کی طرح پھیل گئی۔انھیں میرا قبولِ اسلام نہایت گراں گزرا۔اس مسئلے کے فوری حل کے لیے انھوں نے اپنے لاہور کے سب سے بڑے سینٹر اور عبادت خانے دارالذکر میں اپنے جماعتی عہدے داران، مربیوں (قادیانی پنڈتوں) اور ہمارے گھر کے بعض ذمہ دار افراد کا اجلاس طلب کیا۔اس اجلاس میں مختلف قادیانی پنڈتوں کی ڈیوٹی لگادی گئی کہ انھوں نے ہر روز میرے گھر جا کر مجھے اس بات کا درس دینا ہے کہ اس دنیا میں قادیانیت ہی ایک سچا مذہب ہے اور مسلمانوں والا اسلام لعنتی ہے (نعوذ باللہ) اس اجلاس میں جماعتی عہدے داران نے میرے باپ اور بھائیوں کی بھی خوب ملامت کی کہ ان سے ایک بچہ نہیں سنبھالا گیا۔اگر اس کے بگڑتے ہوئے عقائد کو اپنے رعب کے پہیے تلے کچل دیا ہوتا تو اس کی جرأت تھی کہ وہ غیر احمدیت (اسلام) قبول کرتا۔لہٰذا میرے باپ اور بھائیوں کی سزا یہ تجویز کی گئی کہ انھیں اب ہر صورت میں مجھے قادیانیت کے اندھے کنویں میں دوبارہ دھکیلنا ہے۔چاہے اس سلسلے میں انھیں سخت سے سخت اقدامات کرنا پڑیں یا بڑے سے بڑا لالچ بھی دینا پڑے تو کوئی پروا نہیں۔اجلاس کے فوراً بعد قادیانی پنڈتوں اور ہمارے گھر والوں نے اپنے مشن کا آغاز کر دیا۔اب ہر روز ہمارے گھر میں کوئی نہ کوئی قادیانی پنڈت آتا اور مجھے سمجھانے کی سرتوڑ کوشش کرتا کہ قادیانیت ایک زندہ مذہب ہے' جس کا نام اسلام ہے اور مسلمانوں والا مذہب ایک مردہ اسلام ہے۔اب جس نے نجات کا لباس پہننا ہے' وہ پہلے مرزا قادیانی کو اللہ کا نبی اور رسول مانے۔تب اُسے جنت ملے گی وگرنہ وہ کافر اور جہنمی ہی رہے گا۔مجھ سے جہاں تک ممکن ہوتا میں قادیانی پنڈت کو اُس کی ان خرافات کا جواب دیتا اور وہ کوئی بات نہ بنتی دیکھ کر واپس چلا جاتا۔

ایک طرف قادیانی پنڈت میرے ایمان کے ننھے پھولوں کو مسلنے کی کوششوں میں مصروف تھے تو دوسری طرف

ہمارے گھر والوں کے بدلتے رویے بپھری ہوئی آندھیاں بن کر میرے دل میں روشن ختم نبوت کے چراغ کو گل کرنے کی کوششوں میں مصروف تھے۔اس سلسلے میں کبھی تشدد کیا جاتا، کبھی بائیکاٹ کا خوف دلایا جاتا تو کبھی جائیداد سے عاق کرنے کی دھمکیاں دی جاتیں۔لیکن اللہ رب العزت کی عطا کردہ ثابت قدمی کے پہاڑ کے آگے ان ارتدادی آندھیوں کا کوئی زور نہ چلتا اور میرا ایمان مزید قوی ہوتا جاتا۔

وہ فکر جس کے باعث میرے ماتھے پر تشویش کی سلوٹیں پڑتیں اور میں راتوں کو بے چینی سے کروٹیں بدلتا۔وہ یہ تھی کہ کسی طرح ہمارے گھر والے خصوصاً میری زندگی کی سب سے عظیم ہستی میری پیاری ماں اسلام کے مہکتے گلستان میں داخل ہوجائے اور جہنم کے بھڑکتے شعلوں سے بچ جائے۔لہٰذا میں نے ہمت کر کے سب سے پہلے اپنی پیاری ماں کو اسلام کی دعوت دینا شروع کی۔ایک تو وہ پہلے ہی مجھ سے ناراض تھیں اور دوسرا اس دعوت کی وجہ سے مزید ناراض ہوگئیں۔لیکن میں نے ہمت جاری رکھی اور انھیں قادیانیوں کی کتابوں میں چھپے اُن کفریہ عقائد سے آگاہ کرتا گیا جن میں مرزا قادیانی کو محمد رسول اللہ، اُس کی بے ہودہ گوئیوں کو وحی اللہ، اس کی فضول باتوں کو حدیثِ نبوی، اس کی غلیظ حرکتوں کو سنتِ رسول، اُس کی فاحشہ بیویوں کو امہات المومنین، اس کے گمراہ خاندان کو اہل بیت، اس کے بدکار ساتھیوں کو صحابہ کرام، اس کے درندہ صفت خلفاء کو خلفائے راشدین، اس کے گندے شہر قادیان کو مدینہ منورہ اور مکہ معظّمہ سے بھی افضل لکھا گیا تھا۔(نعوذ باللہ)

اس تبلیغ کا اثر میری پیاری ماں پر یہ ہوا کہ خدا کی رحمت سے وہ رفتہ رفتہ سمجھتی گئیں کہ قادیانیت اسلام کے خلاف کتنا بڑا فتنہ اور فراڈ ہے۔آخر انھوں نے میرے ہاتھ پر پوشیدہ طور پر اسلام قبول کرلیا اور مرزا قادیانی پر لعنت بھیج دی۔الحمد اللہ۔

قبولِ اسلام کے کچھ عرصہ بعد انھوں نے ایک خواب دیکھا کہ وہ اپنے ہاتھوں میں دو آم پکڑے ہوئے ہیں اور ایک خوفناک قسم کی کتیا اِن سے وہ آم چھیننے کی کوشش کر رہی ہے۔آپ دوڑ رہی ہیں اور وہ کتیا متواتر آپ کا پیچھا کر رہی ہے۔دوڑتے دوڑتے آپ ایک چمنستان میں داخل ہوجاتی ہیں اور کتیا یہ دیکھ کر واپس مڑ جاتی ہے۔یہ خواب میری پیاری ماں نے مجھے سنایا تو میں نے اس کی تعبیر انھیں بتائی کہ آموں یعنی پھلوں سے مراد بیٹے اور کتیا سے مراد وہ قادیانی مبلغہ ہے جو ہمارے گھر میں ہمیں مرزائیت کی تبلیغ کرنے آتی ہے۔وہ آپ کے اور آپ کے دو بیٹوں کے پیچھے پڑی ہوئی ہے۔کیوں کہ اُسے اِسی طرف سے زیادہ خطرہ محسوس ہورہا ہے۔لیکن اللہ تعالیٰ نے آپ کی زندگی میں میرے ایک بھائی کو بھی اسلام کی دولت عطا فرمائے گا۔اس خواب کے چند ماہ بعد اللہ پاک نے اپنی رحمت کے موتی میرے ایک بھائی کی جھولی میں بھی گرا دیئے اور میری ماں کا ایمان شاہین بن کر بلندیوں پر پہنچ گیا۔

وہ وقت میں کبھی نہیں بھول سکتا' جب میری اشکوں کی رم جھم ساری رات میری پیاری ماں کے سرہانے کو بھگوتی رہی اور اللہ تعالیٰ سے یہ فریاد کرتی رہی کہ وہ انھیں لمبی زندگی عطا فرمائے۔انھیں دل کا شدید اٹیک ہوا تھا اور ڈاکٹروں نے ناامیدی کا اظہار کیا تھا۔ساری رات میری پیاری ماں ہسپتال میں شدتِ درد سے تڑپتی رہیں اور میں اکیلا اُن کے سرہانے درود وسلام اور دعا کا ورد کرتا رہا۔لیکن افسوس اُن کی زندگی نے اُن سے وفا نہ کی اور وہ مجھے اپنی ممتا سے محروم کر کے یونہی روتا ہوا چھوڑ گئیں۔اور ۱۸/جولائی ۲۰۰۳ء بروز جمعتہ المبارک کی صبح اپنے خالق حقیقی سے جاملیں۔انا للہ وانا علیہ راجعون۔وفات سے ایک گھنٹہ قبل انھوں نے میرے پوچھنے پر دوبارہ اس بات کا اقرار کیا تھا کہ وہ قادیانی نہیں ہیں اور ساتھ یہ تاکید بھی کی تھی کہ

اگر مجھے کچھ ہوجائے تو مسلمان میرا جنازہ پڑھیں اور مجھے مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کیا جائے۔ جب میں نے اپنے گھر والوں کے سامنے اس وصیت کا ذکر کیا تو انھوں نے یقین نہ کیا اور اپنے قبرستان میں قبر کی کھدائی کا آرڈر دے دیا۔ قادیانی پنڈت اور قادیانی رشتہ دار ہمارے گھر میں اکٹھے ہونا شروع ہوگئے۔ لیکن میں نے موقع کی نزاکت کو بھانپتے ہوئے اپنے دوستوں اور اہلِ محلّہ میں یہ اعلان کر دیا کہ میری ماں مسلمان تھیں اور ان کی یہ وصیت تھی کہ مسلمان میرا جنازہ پڑھائے اور مجھے مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کیا جائے۔ اس اعلان کے سننے کی دیر تھی کہ ہماری ساری گلی مسلمان مجاہدین سے بھر گئی۔ میرے دوستوں نے مزید رابطے کر کے پورے شہر کے نامور علماء کرام کو بھی اکٹھا کر لیا۔ عظیم سکالر، پروانہ ختم نبوت جناب محمد طاہر عبدالرزاق بھی پہنچ گئے۔ خطیب ختم نبوت جناب مولانا غلام حسین کلیالوی نے جنازہ پڑھایا اور میری ماں کو لاہور کے مشہور قبرستان بدھو آوا میں دفن کر دیا گیا۔ درجنوں کی تعداد میں قادیانی پاس کھڑے یہ سارا تماشا دیکھتے رہے لیکن کسی کی جرأت نہ ہوئی کہ وہ جنازے کی چارپائی کو ہاتھ بھی لگا سکے یا کسی بھی قسم کی کوئی مداخلت کر سکے۔

وفات کے بعد اکثر میری پیاری ماں مجھے میرے خوابوں میں نہایت خوشنما جگہوں پر ملتی رہتی ہیں اور یہ حوصلہ دیتی رہتی ہیں کہ میرے لال! مرتے دم تک ہمت نہ ہارنا، مشکلات اور پریشانیوں سے کبھی مت گھبرانا، تحفظ ختم نبوت کا ڈنکا بجاتے رہنا، اپنے گھر والوں اور دوسرے قادیانیوں کو دعوت وتبلیغ کرتے رہنا۔ اس سے اللہ تعالیٰ اور حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم بہت خوش ہوتے ہیں۔

مسلمانو! آج قادیانی، محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پیارے وطن کو برباد کرنے میں تلے ہوئے ہیں۔ ہر قادیانی کو اُن کے موجودہ خلیفہ مرزا مسرور احمد قادیانی کی طرف سے یہ آرڈر ہے کہ اُس نے ایک سال میں کم سے کم پانچ یا دس مسلمانوں کو مرزائی بنانا ہے۔ اس بھیانک مشن کو ''دعوت الی اللہ کی تحریک'' کا نام دیا گیا ہے اور یہ شرط بھی رکھی گئی ہے کہ جو اس تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ نہیں لے گا، اُسے مخلص احمدی (قادیانی) نہیں کہا جائے گا۔ یہی وجہ ہے کہ ہر قادیانی بچے سے لے کر بوڑھے تک اور بچی سے لے کر بڑھیا تک تمام کے تمام مرزا مسرور احمد قادیانی کے اس حکم کی عمل پیرگی پر جُتے ہوئے ہیں۔ قادیانی افسر اپنے ماتحت مسلم حکام کو، قادیانی استاد اپنے شاگردوں کو، قادیانی دوست اپنے ساتھیوں کو، قادیانی ڈاکٹر اپنے مریضوں کو، قادیانی دکاندار اپنے گاہکوں کو، قادیانی مالک مکان اپنے کرایہ داروں کو اور قادیانی گھرانہ اپنے محلے داروں کو قادیانیت کی دعوت اور تبلیغ کرتا ہے اور ہر سال لاکھوں مسلمانوں کو مرتد بنا دیا جاتا ہے۔ مسلمانوں کے سینوں سے غیرتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اچکنے کے لیے ہر قادیانی کو مکمل ٹریننگ کے عمل سے گزارا جاتا ہے اور اُسے ایمانیات کے گوہروں پر ڈاکہ زنی کرنے کے فن وہنر سے ہر طرح کی آگاہی بخشی جاتی ہے۔ مسلمانوں کو ارتداد کی موت مارنے کے لیے قادیانی جن ہتھیاروں کا استعمال کرتے ہیں، اُن میں زن، زمین اور زر بڑی اہمیت کے حامل ہیں۔ زیادہ تر اسی لالچ کے جال میں سادہ لوح مسلمانوں کو پھنسا کر ارتداد کی دودھاری تلوار سے ذبح کر دیا جاتا ہے:

لٹیروں نے جنگل میں شمع جلا دی
مسافر یہ سمجھا کہ منزل یہی ہے

اسلام کی اس متاع کو لوٹنے کے لیے صرف پاکستان میں ہر سال عربوں روپے کی رقم خرچ کی جاتی ہے۔ جب کہ دوسرے ممالک اور شہروں لندن، امریکہ، فرانس، ہندوستان، جرمنی، انڈونیشیا، تھائی لینڈ، ملائیشیاء لائبیریا، ایتھوپیا، کینیا، روس

اور ار یٹیر یا وغیرہ میں تو کوئی شمار ہی نہیں۔ قادیانی مختلف زبانوں میں اپنا کفریہ لٹریچر پوری دنیا میں مفت تقسیم کرتے ہیں، جس پر روزانہ لاکھوں روپے کی لاگت آتی ہے۔ اب تک تقریباً ۲۱۳ زبانوں میں مرزا قادیانی اور اُس کے خلفاء کی کتابوں کے تراجم کروائے جاچکے ہیں۔

قادیانی اللہ تعالیٰ کے مقدس کلام قرآن مجید پر بھی اپنے ہاتھ صاف کررہے ہیں۔ اب تک انھوں نے اس قرآن پاک کا ۱۲۴ زبانوں میں ترجمہ کروایا ہے۔ یہ تمام تراجم ان کے غلیظ شہر چناب نگر (سابقہ ربوہ) کی خلافت لائبریری میں رکھے ہوئے ہیں جو راقم الحروف نے خود اپنی آنکھوں سے دیکھے ہیں۔ قرآن پاک میں تحریف وتبدل کے طوفان اس طریقے سے اٹھائے جارہے ہیں کہ ان کے تراجم میں مرزا قادیانی کو ختم نبوت کے تاج کا حق دار ثابت کیا گیا ہے۔ حضرت عیسیٰ کو مردہ لکھا گیا ہے، جہاد کے ختم ہونے کا اعلان کیا گیا ہے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شان مبارکہ میں اترنے والی آیات کا مصداق مرزا قادیانی کو کہا گیا ہے۔ لہٰذا اس ترجمے سے نہ تو اللہ تعالیٰ کی صداقت بچتی ہے اور نہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت۔ حضرت سید عطاء اللہ شاہ بخاری نے صحیح کہا تھا:

''اللہ تعالیٰ کی ربوبیت اُس وقت تک قائم رہتی ہے، جب تک وجہِ تخلیقِ کائنات حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت قائم ہے۔''

لیکن ہمارا یہ حال ہے کہ ہم بے غیرتی کا مجسمہ بنے ہوئے ہیں۔ ہم نے کبھی نہیں سوچا کہ ختم نبوت کی ڈوبی ہوئی ناؤ اور اسلام کی لٹتی ہوئی متاع کو بچانے کے لیے ہم نے کیا کیا؟ وہ دین جسے تاج دارِ ختم نبوت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا خون جگر دے کر پروان چڑھایا تھا، جس کی خاطر پتھر کھائے، بھوک برداشت کی، مصائب وتکالیف کاٹیں، جس کے دفاع کے لیے ہزاروں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو شہادت کا جام پینا پڑا اور جس کے تحفظ کی خاطر لاکھوں افرادِ امت کو موت کے گھاٹ اترنا پڑا۔ آج اِس دین کو قادیانی درندے بُری طرح زخمی کررہے ہیں، اسے مسلم سینوں سے نوچ نوچ کر کھا رہے ہیں اور اس کے سنہری لباس کو تار تار کررہے ہیں۔ لیکن ہم محض بت بنے بیٹھے ہیں۔ ہم نے مساجد کے منبروں سے لے کر نجی محفلوں تک تمام جگہوں پر اسلام کے سب سے اہم مسئلے اور مرکز ختم نبوت کا ڈنکا بجانا چھوڑ دیا ہے، ہم عوام کو فتنۂ قادیانیت سے آگاہ کرنا بھول چکے ہیں، ہم نے وہ قلم توڑ دیا ہے جس کی طاقت سے مرزائیت کچل کر قیمہ بن جاتی ہے اور اس پر طرہ یہ کہ ہمارے اخبارات وجرائد تک اس معاملہ میں شہر خاموش کا روپ دھار چکے ہیں:

بجھی عشق کی آگ اندھیر ہے
مسلماں نہیں راکھ کا ڈھیر ہے

حضرت علامہ اقبال اپنی دوراندیشی سے یہی دیکھ کر رویا کرتے تھے۔ آپ فرماتے تھے:

''آج تو ہم لوگ زندہ ہیں جو لوگوں کے ایمانوں کی دولت کو قادیانی چوروں، ڈاکوؤں سے بچاتے ہیں اور انھیں اُن کے کفر سے آگاہ کرتے ہیں۔ لیکن کل جب ہم لوگ زندہ نہ ہوں گے اور مسلمانوں کو اس فتنے سے آگاہ کرنے والے باغیرت لوگ بھی نہ ہونے کے برابر ہوں گے تو اُس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر کیا بیتے گی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قبر انور میں کسی قدر پریشان اور رنجیدہ ہوں گے۔''

اے مسلمانو! یاد رکھنا اگر ہم آج بھی بیدار نہ ہوئے، اگر ایسی سنگین صورت حال کے باوجود ہم نے دین محمدی صلی

اللہ علیہ وسلم کے اردگرد فصیلیں قائم نہ کیں، اگر اب بھی ہم لوگ قادیانی مرتدوں کے خلاف محاذ آراء نہ ہوئے اور یونہی خواب خرگوش کے مزے لوٹتے رہے تو قریب ہے کہ قہرِ خداوندی ہم پر ٹوٹ پڑے، ہماری نسلیں برباد کر دی جائیں، آسمانی بجلیاں ہمیں جلا کر خاکستر کر دیں اور ایسی ہوائیں چلیں جو ہم سب کو اس زور سے پٹخ پٹخ کر ماریں کہ ہمارے چیتھڑے اڑ جائیں:

دیکھنا یہ حبس کا عالم رہا تو ایک دن
اک بگولا آئے گا سب کچھ اڑا لے جائے گا

میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ایسے برے وقت سے بچائے، حضور پرنور جانِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت وناموس اور تاجِ ختم نبوت کی حفاظت کرنے کی توفیق بخشے شمع اسلام کا پروانہ بنائے اور غیرتِ صدیقی سے نوازتے ہوئے ہمیں ایسا آتش فشاں بنا دے جو تمام قادیانیت پر پھٹ کر ریزہ ریزہ کر دے:

خرد کی گتھیاں سلجھا چکا میں
میرے مولا! مجھے صاحبِ جنوں کر دے

تاکہ کل مرتے وقت ہم بھی اہل دنیا کے سامنے سربلندی سے کہہ سکیں:

لحد میں عشق رخِ شاہ کا داغ لے کر چلے
اندھیری رات سنی تھی چراغ لے کر چلے

علماءِ حق کا ترجمان
المیزان
ناشران وتاجرانِ کتب

دینی، تاریخی، سیاسی، ادبی اور اصلاحی کتابوں کا معیاری ادارہ

دینی مدارس کے طلباء کے لیے وفاق المدارس کا تمام نصاب سب سے زیادہ رعایتی قیمت پر

الکریم مارکیٹ اردو بازار لاہور 042-7122981-7212762

ماہانہ مجلس ذکر واصلاحی بیان

ابن امیر شریعت حضرت پیرجی
سید عطاء المہیمن بخاری دامت برکاتہم
(امیر مجلس احرار اسلام پاکستان)

3 جون 2007ء
اتوار بعد نماز مغرب

دفتر احرار 69/C
وحدت روڈ نیو مسلم ٹاؤن لاہور

نوٹ: ہر انگریزی ماہ کی پہلی اتوار کو بعد نمازِ مغرب مجلس ذکر واصلاحی بیان ہوتا ہے

تحریک تحفظ ختم نبوت (شعبہ تبلیغ) مجلس احرار اسلام لاہور فون: 042-5865465